نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

نماز کا طریقہ

تالیف

سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ

ترجمہ

شیخ ابوالمکرم عبدالجلیل رحمہ اللہ

نظرِ ثانی

شیخ اسداللہ عثمان مدنی

شعبۂ مطبوعات وعلمی تحقیقات

وزارت اِسلامی امورودعوت وارشاد

مملکت سعودی عرب

١٤٣٨ھ

وزارة الشؤون الإسلامية والدعوة والإرشاد

وكالة المطبوعات والبحث العلمي

المكتبة الإلكترونية الإسلامية

Islamic Electronic Library

أكثر من ٣٠٠٠ مادة مقروءة ومسموعة ومرئية بـ٤٦ لغة

More than 3000 readable,audible,and visual materials in 46 languages

تم تحميل الكتاب من موقع
المكتبة الإلكترونية الإسلامية

The book had been downloaded from
Islamic Electronic Library site

www.islamic-ebook.com

islamic.ebook@moia.gov.sa

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کا طریقہ

الحمد للہ وحدہ ، والصلاۃ والسلام علی عبدہ ورسولہ نبینا محمد وآلہ وصحبہ ، أما بعد !

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کے طریقہ کے بیان میں یہ چند مختصر باتیں ہیں، میں نے چاہا کہ ہر مسلمان مرد وعورت کی خدمت میں ان باتوں کو پیش کردوں، تاکہ ان سے واقف ہونے والا ہر شخص نماز کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتدا کرنے کی کوشش کرے، کیونکہ آپ کا ارشاد ہے:

”صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِيْ أُصَلِّيْ“

تم اسی طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ (صحیح بخاری)

لہٰذا نمازِ نبوی کا طریقہ قارئین کی پیش خدمت ہے:

① نمازی اچھی طرح وضو کرے، اچھی طرح وضو کا مطلب یہ ہے

کہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح وضو کرنے کا حکم دیا ہے اسی طرح وضو کرے،
اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى ٱلصَّلَوٰةِ فَٱغْسِلُواْ وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى ٱلْمَرَافِقِ وَٱمْسَحُواْ بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى ٱلْكَعْبَيْنِ ۚ﴾ (سورۃ المائدہ:۶)

اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے اُٹھو تو اپنے منہ کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو، اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھولو۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

''لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُورٍ''

وضو کے بغیر کوئی نماز قبول نہیں ہوتی۔ (صحیح مسلم)

② نمازی جہاں کہیں بھی ہو اپنے پورے جسم کے ساتھ قبلہ کعبۃ اللہ کی طرف اپنا رُخ کرلے، اور فرض یا نفل جس نماز کا ارادہ رکھتا ہو دل سے اس کی نیت کرے، زبان سے نماز کی نیت نہ کرے، کیوں کہ زبان

سے نیت کرنا ثابت نہیں، بلکہ بدعت ہے، اس لئے کہ زبان سے نیت نہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے اور نہ ہی آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے۔ نمازی اگر امام یا منفرد (اکیلے نماز پڑھنے والا) ہے تو اپنے سامنے سترہ رکھ لے۔ قبلہ کی طرف رُخ کرنا نماز (کی صحت) کے لئے شرط ہے، سوائے چند معروف مسائل کے جو اس سے مستثنیٰ ہیں اور وہ اہل علم کی کتابوں میں مذکور ہیں۔

③ اللہ اکبر کہتے ہوئے تکبیر تحریمہ کہے اور اپنی نگاہ سجدہ کی جگہ پر رکھے۔

④ تکبیر تحریمہ کہتے وقت اپنے ہاتھوں کو مونڈھوں تک یا کانوں کی لو تک اُٹھائے۔

⑤ اپنے دونوں ہاتھوں کو سینے پر اس طرح رکھے کہ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر، کلائی اور بازو پر ہو، کیوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ایسا ہی ثابت ہے۔

⑥ اس کے بعد نمازی کے لئے مسنون ہے کہ دعائے استفتاح

پڑھے، دعائے استفتاح یہ ہے:

”اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِی وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰھُمَّ نَقِّنِی مِنْ خَطَایَایَ کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْنِیْ مِنْ خَطَایَایَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ“

اے اللہ! تو میرے درمیان اور میرے گناہوں کے درمیان ایسی دوری کر دے جیسی دوری تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان کی ہے، اے اللہ! مجھے میرے گناہوں سے اس طرح پاک وصاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے، اے اللہ! مجھے میرے گناہوں سے پانی، برف اور اولوں سے دھو دے۔

اور اگر چاہے تو اس دعا کے بجائے یہ دعا پڑھے:

”سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ“

اے اللہ! تو پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ، اور تیرا نام بابرکت ہے اور

تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔

اور اگر ان دونوں دعاؤں کے علاوہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت کوئی اور دعائے استفتاح پڑھے تو بھی کوئی حرج نہیں، بلکہ افضل یہ ہے کہ کبھی کوئی دعائے استفتاح پڑھے اور کبھی کوئی اور، کیوں کہ اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مکمل اتباع ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد ''أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ '' پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھے، کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

''لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ''

جس نے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں۔ (بخاری)

سورۂ فاتحہ کے بعد جہری نمازوں میں بلند آواز سے اور سری نمازوں میں پست آواز سے ''آمین'' کہے، پھر قرآن کا جو حصہ یاد ہو اس میں سے پڑھے، افضل یہ ہے کہ ظہر، عصر اور عشاء کی نمازوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد اوساط مفصل (سورۂ نبأ سے سورۂ لیل تک) سے پڑھے، فجر میں طوال مفصل (سورۂ ق سے سورۂ مرسلات تک) سے اور مغرب میں کبھی طوال مفصل سے

اور کبھی قصار مفصل (سورۂ ضحیٰ سے سورۂ ناس تک) سے، تا کہ اس سلسلہ میں وارد تمام احادیث پر عمل ہو جائے۔

⑦ ''اللہ اکبر'' کہتا ہوا اور اپنے ہاتھوں کو مونڈھوں تک یا کانوں کی لو تک اٹھاتا ہوا رکوع کرے، رکوع میں سر کو پیٹھ کے برابر کر لے اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر اس طرح رکھے کہ انگلیاں پھیلی ہوئی ہوں، رکوع اطمینان سے کرے اور یہ دعا پڑھے:

''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم''

پاک ہے میرا رب جو بڑی عظمت والا ہے۔

افضل یہ ہے کہ یہ دعا تین بار یا اس سے زیادہ بار دہرائے اور اس دعا کے ساتھ یہ دعا پڑھنا بھی مستحب ہے۔

''سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ''

اے اللہ! تو پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ، اے اللہ! مجھے بخش دے۔ (متفق علیہ)

⑧ نمازی اگر امام یا منفرد ہو تو ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ'' (متفق علیہ)،

کہتا ہوا اور اپنے ہاتھوں کو مونڈھوں تک یا کانوں کی لو تک اٹھاتا ہوا رکوع سے سر اٹھائے، اور قومہ میں یہ دعا پڑھے:

"رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ، حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ، مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُما، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ"

اے ہمارے رب! تیرے لئے ہی تعریف ہے، بہت زیادہ، پاکیزہ اور بابرکت تعریف، آسمانوں کے برابر، زمین کے برابر اور آسمان و زمین کے درمیان جو کچھ ہے اس کے برابر اور جو کچھ تو اس کے بعد چاہے اس کے برابر۔ (صحیح مسلم)

نمازی اگر مقتدی ہے تو رکوع سے سر اُٹھاتے وقت صرف "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" آخر تک کہے (یعنی "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه" نہ کہے)

اور اگر نمازی -خواہ امام ہو یا مقتدی یا منفرد- مذکورہ بالا دعا کے بعد درج ذیل دعا بھی پڑھ لے تو بہتر ہے، کیوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا پڑھنا ثابت ہے:

’’أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ، أَحَقّ مَا قَالَ الْعَبْدُ، وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ‘‘

تو تعریف اور بزرگی والا ہے، سب سے سچی بات جو بندے نے کہی ہے۔ اور ہم سب ہی تیرے بندے ہیں۔ اے اللہ! جو تو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں، اور جو تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں، اور کسی مالدار کو اس کی مالداری تیرے عذاب سے بچا نہیں سکتی۔ (صحیح مسلم)

مستحب ہے کہ نمازی رکوع کے بعد قومہ میں اسی طرح اپنے ہاتھ سینے پر رکھ لے جس طرح رکوع سے پہلے حالت قیام میں رکھا تھا، کیوں کہ وائل بن حجر اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہما کی روایت کردہ احادیث نبی صلی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس عمل کے ثابت ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔

⑨ ’’اللہ اکبر‘‘ کہتا ہوا سجدے میں جائے اور اگر ہو سکے تو ہاتھوں سے پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھے، لیکن اگر اس میں مشقت ہو تو گھٹنوں سے پہلے ہاتھوں کو زمین پر رکھے، سجدے میں دونوں پیر اور دونوں ہاتھ کی

انگلیوں کو قبلہ رُخ رکھے اور ہاتھوں کی انگلیوں کو کھول کر باہم ملائے، سجدہ سات اعضاء پر ہونا چاہیے: پیشانی ناک سمیت دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پیر کی انگلیوں کا اندرونی حصہ اور سجدے میں یہ پڑھے:

”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى“

پاک ہے میرا رب جو سب سے بلند ہے۔

اس کو تین بار یا اس سے زیادہ کہنا مسنون ہے، اور اس دعا کے ساتھ یہ دعا پڑھنا بھی مستحب ہے۔

”سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ“

اے اللہ ہمارے رب! تو پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ، اے اللہ! مجھے بخش دے۔ (متفق علیہ)

سجدے میں زیادہ سے زیادہ دعا کرے، کیوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

”اَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ، فَقَمِنٌ أَنْ يُّسْتَجَابَ لَكُمْ“

رکوع میں تو رب کی عظمت اور بڑائی بیان کرو، لیکن سجدے میں زیادہ سے زیادہ دعا کرو، کیوں کہ یہ (حالت سجود) اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ تمہاری دعا قبول ہو جائے۔ (متفق علیہ)

نمازی کو چاہئے کہ وہ بحالت سجدہ اپنے رب سے دنیا اور آخرت کی بھلائی کا سوال کرے، خواہ فرض نماز پڑھ رہا ہو یا نفل۔

اسی طرح وہ حالت سجدہ میں بازوؤں کو پہلو سے، پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے دور رکھے، اور کہنیوں کو زمین سے اُٹھائے رکھے، کیوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

"اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ، وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ"

سجدے اطمینان سے کرو، اور تم میں سے کوئی شخص اپنی کہنیوں کو کتے کی طرح (زمین پر) نہ بچھائے۔ (متفق علیہ)

⑩ "اللہ اکبر" کہتا ہوا سجدے سے سر اٹھائے اور بائیں پیر کو بچھا کر اسی پر بیٹھ جائے، اور دائیں پیر کو کھڑا رکھے، اور اپنے ہاتھوں کو رانوں

اور گھٹنوں پر رکھ لے، اور یہ دعا پڑھے:

”رَبِّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَاهْدِنِي، وَارْزُقْنِي، وَعَافِنِي، وَاجْبُرْنِي“

اے میرے رب! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے، مجھے روزی عطا کر، مجھے عافیت میں رکھ اور میرا نقصان پورا فرما۔ (ابوداؤد، ترمذی)

یہ جلسہ بھی بالکل اطمینان سے کرے۔

⑪ پھر ”اللہ اکبر“ کہتا ہوا دوسرا سجدہ کرے اور اس میں بھی وہی سب کرے جو پہلے سجدہ میں کیا تھا۔

⑫ ”اللہ اکبر“ کہتا ہوا سجدہ سے سر اٹھائے اور جس طرح دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھا تھا اسی طرح تھوڑی دیر کے لئے بیٹھ جائے، اس بیٹھک کو ”جلسہ استراحت“ کہتے ہیں، جو مستحب ہے، اور اگر اسے چھوڑ دے تو کوئی حرج کی بات نہیں، جلسۂ استراحت میں کوئی ذکر اور دعا نہیں ہے۔ پھر اگر دشوار نہ ہو تو اپنے گھٹنوں کے بل ورنہ زمین پر ہاتھ ٹیک کر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے، کھڑا ہونے کے بعد سورۂ فاتحہ اور فاتحہ

کے بعد قرآن کا جو حصہ یاد ہو اس میں سے پڑھے، پھر جس طرح پہلی رکعت میں کیا تھا دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرے۔

⑬ اگر نماز دو رکعت والی ہے جیسے فجر، جمعہ اور عیدین کی نمازیں، تو دوسرے سجدے سے سر اٹھانے کے بعد نمازی تشہد میں اس طرح بیٹھے کہ اس کا دایاں پیر کھڑا ہوا اور بایاں پیر زمین پر بچھا ہو، اور دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر رکھ کر ہاتھ کی انگلیوں کو بند کر لے، البتہ شہادت کی انگلی کھلی رکھے اور اس سے اللہ کی وحدانیت کا اشارہ کرے، اور اگر دائیں ہاتھ کی خنصر اور بنصر (کنارے کی دونوں انگلیوں) کو بند کر لے اور انگوٹھے کو بیچ والی انگلی سے ملا کر حلقہ بنا لے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرے تو بھی بہتر ہے، کیوں کہ دونوں ہی طریقے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہیں، بلکہ افضل یہ ہے کہ کبھی پہلے طریقہ پر عمل کرے اور کبھی دوسرے طریقہ پر۔ اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران اور گھٹنے پر رکھے، پھر اس قعدہ میں تشہد پڑھے، اور وہ یہ ہے:

"اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ

الصَّالِحِیْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ''

تمام زبانی، بدنی و مالی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں، اے اللہ کے نبی! آپ پر سلامتی نازل ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں، اور سلامتی نازل ہو ہم پر اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر، میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندہ اور رسول ہیں۔

پھر یہ درود پڑھے:

''اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ''

اے اللہ! تو رحمت نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور آل محمد پر جس طرح تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم (علیہ السلام) اور آل ابراہیم پر،

بیشک تو لائق تعریف اور بزرگی والا ہے، اور برکت نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور آل محمد پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم (علیہ السلام) اور آل ابراہیم پر، بیشک تو لائق تعریف اور بزرگی والا ہے۔ (متفق علیہ)

اس کے بعد چار چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے اور یہ دعا پڑھے:

”اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ“

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں جہنم کے عذاب سے، اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے اور مسیح دجال کے فتنے سے۔ (متفق علیہ)

پھر دنیا اور آخرت کی بھلائی کی جو دعا چاہے کرے، اگر اپنے والدین کے لئے یا ان کے علاوہ دیگر مسلمانوں کے لئے دعا کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں، خواہ وہ فرض نماز میں ہو یا نفل نماز میں، کیوں کہ عبداللہ

بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں تشہد سکھلایا تو فرمایا:

''ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَيَدْعُوْ''

پھر وہ اپنی پسندیدہ ترین دعا کا انتخاب کر کے اللہ سے دعا کرے۔

اور ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''ثُمَّ لِيَخْتَرْ مِنَ الْمَسْأَلَةِ مَا شَاءَ''

پھر (اللہ سے) جو سوال کرنا چاہے اس کو اختیار کرے۔

اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد عام ہے اور ہر اس دعا کو شامل ہے جو بندے کے لئے دنیا و آخرت میں مفید ہو۔

اس کے بعد ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' کہتا ہوا دائیں اور بائیں جانب سلام پھیر دے۔

⑭ اگر نماز تین رکعت والی ہے جیسے نمازِ مغرب، یا چار رکعت والی ہے جیسے ظہر، عصر اور عشاء کی نمازیں، تو مذکورہ بالا تشہد اور درود پڑھنے کے بعد ''اللہ اکبر'' کہتا ہوا گھٹنوں پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو جائے اور دونوں

ہاتھوں کو مونڈھوں تک یا کانوں کی لو تک اٹھا کر پہلے کی طرح اپنے دونوں ہاتھ سینے پر رکھ لے اور صرف سورۂ فاتحہ پڑھے اور اگر کبھی کبھار ظہر کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورت بھی پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں، کیوں کہ ابو سعید رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس عمل کے ثابت ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

پھر مغرب کی تیسری رکعت کے بعد ظہر، عصر اور عشاء کی چوتھی رکعت کے بعد وہی تشہد پڑھے جو دو رکعت والی نماز کی کیفیت کے بیان میں گزر چکا ہے، پھر اپنے دائیں اور بائیں جانب سلام پھیر دے۔

سلام پھیرنے کے بعد تین مرتبہ "أَسْتَغْفِرُ اللہ" کہے، پھر یہ دعا پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ ، تَبَارَكْتَ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ"

اے اللہ! تو سلام ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی حاصل ہوتی ہے، تو بابرکت ہے اے عزت و جلال والے۔ (صحیح مسلم)

امام ہونے کی صورت میں تین مرتبہ ”أَسْتَغْفِرُ اللهَ“ اور مذکورہ دعا پڑھنے کے بعد اسے مقتدیوں کی طرف متوجہ ہونا چاہئے، پھر یہ دعا پڑھے:

”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ، وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ“

اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، کوئی اس کا شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جو تو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں، اور جو تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں، اور کسی مالدار کو اس کی مالداری تیرے عذاب سے بچا نہیں سکتی۔ اللہ کی توفیق کے بغیر کوئی طاقت وقوت کارگر نہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں،

نعمت وفضل اسی کا ہے اور اسی کے لئے عمدہ تعریف ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، ہماری عبادت اسی کے لئے خالص ہے اگرچہ کافروں کو ناگوار لگے۔ (متفق علیہ)

اس کے بعد تینتیس (۳۳) مرتبہ "سُبْحَانَ اللہ"، تینتیس (۳۳) مرتبہ "اَلْحَمْدُلِلّٰہ" اور تینتیس (۳۳) مرتبہ "اَللّٰہُ اَکْبَرْ" کہے اور سو کی گنتی اس ذکر سے پوری کرے۔

"لَا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ"

اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اسی طرح ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ"، "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" اور "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" پڑھے، فجر اور مغرب کی نماز کے بعد ان تینوں سورتوں کا تین تین بار پڑھنا مستحب ہے، کیوں کہ اس بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے احادیث وارد

ہیں۔واضح رہے کہ ان تمام اذکار کا پڑھنا سنت ہے،فرض نہیں۔

ہر مسلمان مرد وعورت کے لئے ظہر کی نماز سے پہلے چار رکعت،ظہر کی نماز کے بعد دو رکعت،مغرب کی نماز کے بعد دو رکعت،عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت اور فجر کی نماز کے پہلے دو رکعت سنت پڑھنا مشروع ہے۔یہ کل بارہ رکعتیں ہوئیں،ان کو ''سننِ رواتب'' کہا جاتا ہے،کیوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حالت حضر(قیام)میں ان کی پابندی کرتے تھے،البتہ حالت سفر میں ان کو نہیں پڑھتے تھے،لیکن فجر کی سنت اور وتر ان دو نمازوں کی حضر اور سفر ہر حال میں پابندی فرماتے تھے۔افضل یہ ہے کہ سنن رواتب اور وتر کو گھر میں پڑھا جائے،لیکن اگر کوئی مسجد میں پڑھتا ہے تو کوئی حرج نہیں،کیوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

''اَفْضَلُ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِیْ بَیْتِہٖ اِلَّا الْمَکْتُوْبَةِ''

آدمی کی سب سے بہتر نماز اس کے گھر میں ہے سوائے فرض نماز کے۔(صحیح مسلم)

ان بارہ رکعت سنتوں کی پابندی دخول جنت کے اسباب میں سے ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

’’مَنْ صَلّٰی اثْنَتَیْ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً فِیْ یَوْمِہٖ وَلَیْلَتِہٖ تَطَوُّعًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ‘‘

جس نے دن اور رات میں بارہ رکعت سنت ادا کی، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک محل تعمیر فرماتا ہے۔ (صحیح مسلم)

اور اگر عصر کی نماز سے پہلے چار رکعت، مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت اور عشاء کی نماز سے پہلے دو رکعت پڑھ لے تو اور بہتر ہے، کیوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے اور اللہ کی رحمت اور سلامتی نازل ہو ہمارے نبی محمد بن عبداللہ پر اور آپ کے آل واصحاب اور تا قیامت آپ کی سچی پیروی کرنے والوں پر، آمین۔

كيفية صلاة النبى صلى الله عليه وسلم

تاليف

سماحة الشيخ عبد العزيز بن عبد الله بن باز رحمه الله

ترجمة

شيخ ابو المكرم عبد الجليل رحمه الله

راجعه

شيخ اسد الله عثمان المدنى

وكالة المطبوعات والبحث العلمى

وزارة الشؤون الإسلامية والدعوة والإرشاد

المملكة العربية السعودية

١٤٣٨هـ